حج میں طوافِ رخصت کیے بغیر اپنے وطن واپس آگئے تو کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0434

تاریخ اجراء: 06ربیع الثانی 1446ھ/10اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک شخص اس سال حج پر گیا تھا اس نے حج کے بقیہ ارکان اور واجبات تو مکمل ادا کیے البتہ کسی وجہ سے طوافِ رخصت کیے بغیر اپنے ملک واپس آگیا۔ اب اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا اس پر کفارہ وغیرہ لازم ہو گا؟

نوٹ: اس نے طوافِ زیارت کے بعد کسی قسم کا کوئی طواف ادا نہیں کیا۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آفاقی یعنی وہ لوگ جو میقات کی حدود سے باہر دنیا کے کسی بھی حصے میں رہتے ہوں، ان پر طوافِ زیارت کے بعد واجب ہے کہ جب اپنے وطن واپسی کا ارادہ کریں تو طوافِ رخصت ادا کریں اسے طوافِ صدر و طوافِ وداع بھی کہتے ہیں۔

لہٰذا سوال میں مذکور شخص نے جب طوافِ زیارت کے بعد کسی قسم کا کوئی طواف ادا نہ کیا، اور اپنے ملک واپس چلا گیا تو اب اسے اختیار ہے کہ یا تو میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر واپس آئے اور عمرہ ادا کر کے پھر طوافِ رخصت ادا کرے، ایسی صورت میں اس پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہیں، یا پھر نہ لوٹے بلکہ اس طوافِ رخصت کے بدلے دم دیدے، اور یہ دم دینا واجب ہو گا، اور بہتر یہ ہے کہ واپس لوٹنے کی بجائے دم ادا کر دے اور یہ دَم حدودِ حرم ہی میں ادا ہو گا۔

طوافِ رخصت کے وجوب اور اس کی ادائیگی کے بغیر میقات عبور کرنے والے کے متعلق ملک العلماء اَبو بکر بن مسعود الکاسانی بدائع الصنائع میں تحریر فرماتے ہیں: ”فطواف الصدر واجب عندنا۔۔۔أما شرائط الوجوب

فمنها أن يكون من أهل الآفاق فليس على أهل مكة، ولا من كان منزله داخل المواقيت إلى مكة طواف الصدر۔۔ منها أن يكون بعد طواف الزيارة۔۔ فإن نفر ولم يطف۔۔۔ إن جاوز الميقات لا يجب عليه الرجوع؛ لأنه لا يمكنه الرجوع إلا بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ثم إذا أراد أن يمضي مضى، و عليه دم، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ثم بطواف الصدر، ولا شيء عليه لتأخيره عن مكانه، وقالوا الأولى أن لا يرجع، ويريق دما مكان الطواف؛ لأن هذا أنفع للفقراء، وأيسر عليه لما فيه من دفع مشقة السفر، وضرر التزام الإحرام" ترجمہ: ہماری رائے کے مطابق طواف صدر واجب ہے۔۔ اس کے وجوب کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ یہ آفاقی پر واجب ہے تو اہل مکہ اور جو مکہ کے دامن میں میقات کی حدود کے اندر رہتے ہیں ان پر طواف صدر واجب نہیں۔۔ ایک شرط یہ بھی ہے کہ طواف صدر طوافِ زیارت کے بعد ہو۔۔ تو اگر کوئی طواف صدر کیے بغیر ہی وطن کی طرف کوچ کر جائے۔۔۔ اگر میقات عبور کر لیا تو اب اس پر لوٹنا واجب نہیں کہ اب عمرہ اور اس کے احرام کا التزام کیے بغیر لوٹنا ممکن نہیں رہا، پھر اگر سفر جاری رکھنے کا ارادہ ہے تو جاری رکھے اور اس پر ایک دم واجب ہے، اور اگر واپس لوٹنے کا ارادہ ہے تو عمرے کا احرام باندھے پھر لوٹے اور جب لوٹے تو پہلے عمرے کا طواف ادا کرے پھر طواف صدر کرے، اور اس صورت میں طواف صدر کو اس کے اصل مقام سے جو مؤخر کیا اس کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں، فقہاء فرماتے ہیں کہ اولیٰ یہ ہے کہ نہ لوٹے اور طواف کے بدلے دم ادا کر دے کہ ایک تو یہ فقراء کے لیے نفع بخش ہے اور خود اس پر بھی دوبارہ سے احرام کے التزام اور سفر کی مشقت نہ اٹھانے کی وجہ سے آسان ہے۔ (البدائع الصنائع، ج 2، ص 142، 143، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: "جب ارادہ رخصت کا ہو طوافِ وداع بے رَمَل و سعی و اِضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے۔۔۔ جو بغیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضرور نہیں بلکہ دَم دیدے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے اور اس صورت میں دَم واجب نہ ہو گا۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 6، ص 1151، 1152، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم